سوال

(150) کیا دعا تقدیر کو بدل سکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے مقدر میں جو لکھا ہے وہ ہر صورت مل کر رہے گا اور جو ہمارے مقدر میں نہیں لکھا گیا وہ ہمیں کسی صورت میں نہیں مل سکتا۔ ایسے حالات میں دعا کرنے کا کیا فائدہ ہے اور یہ کیا کردار ادا کرتی ہے۔ کتاب وسنت کی روشنی میں اس الجھن کو حل کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام کے ارکان وشعار کے متعلق اس قسم کے اعتراضات پہلے بھی ہوئے ہیں اور ہمارے اسلاف نے ان کے اعتراضات کے جوابات بھی دیے ہیں۔ اس کے متعلق صحیح جواب یہ ہے کہ دنیا کے معاملات کا وقوع پذیر ہونا اسباب کے ساتھ معلق کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اگر کسی بیج کے متعلق یہ مقدر ہے کہ اس نے اگنا ہے اور پھلنا پھولنا ہے تو اس کی یہ تقدیر اسباب وذرائع کے بجالانے سے معلق ہوگی۔ اسے زمین میں کاشت کیا جائے گا۔ پھر اسے پانی بھی دیا جائے، زمینی آفات سے اس کی نگرانی بھی کی جائے گی۔ اس کے بعد یہ امید رکھی جاسکتی ہے کہ یہ بیج اُگے گا اور پھلے پھولے گا۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اس سوال کا جواب اپنے مخصوص انداز میں دیا ہے کہ سوال میں بیان کردہ صورت حال کا تقاضا ہے کہ ہم ہر قسم کے اسباب وذرائع کو معطل کردیں اور انہیں بالکل عمل میں نہ لائیں کیونکہ اگر ہمارے مقدر میں سیر ہونا لکھا ہے تو ہو کر رہے گا، خواہ ہم کھانا کھائیں یا نہ کھائیں، اسی طرح اگر ہمارے مقدر میں اولاد ہے تو وہ ہو کر رہے گی، خواہ ہم شادی کریں نہ کریں اور شادی کرنے کے بعد بیوی کے پاس جائیں یا نہ جائیں، کیا کوئی عقل مند آدمی اس بات کا اقرار کرتا ہے؟ بلکہ دنیا میں اسے احمق کہا جائے گا، کیونکہ کسی چیز کا وقوع پذیر ہونا اسباب سے معلق ہے، وہ اسباب بھی تقدیر کا حصہ ہیں، ان کی بجا آوری ضروری ہے، ہمارا رزق طے شدہ ہے لیکن اس کے لئے بھاگ دوڑ، محنت مشقت اور ذرائع واسباب کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ گھر بیٹھ رہنے سے وہ مقدر حاصل نہیں ہوگا، چنانچہ اس بات کی وضاحت ایک حدیث میں بایں الفاظ ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''عمر میں کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے اضافہ ہوتا ہے، بڑی تقدیر کو دعا ٹال دیتی ہے اور آدمی بعض اوقات اپنے برے کردار کی وجہ سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔'' [مسند امام احمد، ص: ۲۷۷، ج ۵]

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نیکی اور حسن سلوک انسان کی عمر میں اضافہ کا سبب ہے۔ جب اسے عمل میں لایا جائے گا تو سبب، یعنی عمر میں اضافہ ہوگا اور یہ دونوں باتیں، یعنی نیک عمل کرنا اور عمر میں اضافہ ہونا تقدیر کا حصہ ہیں۔ اسی طرح پریشانی یا بیماری میں مبتلا ہونا تقدیر کا حصہ ہے اور دعا یا دوا سے اس کا دور ہونا بھی اللہ کے ہاں لکھا ہوا ہے چونکہ ہم اسباب وذرائع کو استعمال کرنے کے پابند ہیں۔ اس لئے ان کی بجا آوری بھی ضروری ہے، چنانچہ یہ بات اللہ کے علم میں ہے کہ فلاں آدمی فلاں گناہ کے ارتکاب سے رزق سے محروم ہوگا، جب وہ گناہ کرے گا تو ضرور اس رزق سے محروم ہوگا اگرچہ احتیاطی تدابیر بعض اوقات کارگر ثابت نہیں ہوتیں۔ تاہم دعا ایک ایسی احتیاطی تدبیر ہے کہ یہ کسی صورت

میں ضائع نہیں ہوتی، جیسا کہ ایک حدیث میں واضح اشارہ ملتا ہے۔ [مسند امام احمد، ص: ۲۳۴، ج ۵]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 188